بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۳ صفر ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء	نمبر ۳۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دِلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو

اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریّت کو ہلاکت سے بچاؤ

"اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں دیکھو ہمارے سیّد و مولیٰ نبیّنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکّہ میں ظاہر ہوئے تھے اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنِ جانی ہو گئے تھے پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی سو بھائیو اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جس کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چُنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھُوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو تم نفاق اور دو رنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریّت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو جائے حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اسی دُنیا میں خدا کو دیکھ لو۔"

(رازِ حقیقت صٓ۳ تا صٓ۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲؍ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

ربوہ ۱۲؍ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے

احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۱؍ تبلیغ۔ الحمد للہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہفتہ کے وقفہ کے بعد (جبکہ حضور ناسازیٔ طبع کے باعث نمازِ جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے تھے) آج خود تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا آٹھ دس دن کی بیماری کے بعد آج اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کی توفیق دی ہے۔ قرآن کریم نے بیماری اور شفا کا فلسفہ اذا مرضت فھو یشفین (الشعراء: ۸۱) میں بیان کیا ہے یعنی بیماری انسان کی اپنی دانستہ یا غیر دانستہ غلطی کی وجہ سے آتی ہے اور پھر شفا خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ داعی الی الخیر اور داعی الی الشر لگے ہوئے ہیں یعنی بعض طاقتیں انسان کو شر کی طرف اور بعض خیر کی طرف لے جانے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔ شر جہنم کی طرف اور خیر خدا تعالیٰ کی رضا کی جنّتوں کی طرف لے جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں حکم ہوا کہ قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا یعنی اپنے نفس کو اور پھر اپنے عیال کو نار سے بچانے کی کوشش کرتے رہو۔

حضور نے اس ارشادِ خداوندی کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام جہاں فرد کو اس کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے وہاں اجتماعی تربیت و اصلاح پر بھی خاص زور دیتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام بنی نوع انسان کا باپ ایک ہے گویا اہل کے مفہوم میں وسیع رنگ میں پوری اجتماعی زندگی آجاتی ہے۔ ہم چونکہ یہ عقیدہ اور یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس مہدی موعود کی جماعت ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے ماتحت مبعوث ہوا اور جس کے ذریعہ اسلام نے دُنیا بھر میں غالب آنا ہے اسلئے ہماری جماعت کی تربیتی ذمہ داریاں مکانی اور زمانی وسعت کے لحاظ سے بہت بڑھ جاتی (باقی صفحہ

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تحریک وقفِ عارضی اصلاح و محاسبۂ نفس اور تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کی عملی تفسیر کی شکل میں جاری کی گئی ہے

ابتداء میں جماعت کے دوستوں نے اس میں بہت شوق سے حصّہ لیا ہے لیکن اب اس کی طرف اتنی توجّہ نہیں دی جا رہی جتنی ضرورت ہے

ہماری جماعت کے سپرد جو کام کیا گیا ہے اس میں بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے لہٰذا اس میں قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنیوالے تسلسل کی ضرورت ہے

ہر احمدی کے دل میں یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ جس مقام تک ہمارے بزرگ پہنچے ہیں ہم اس سے آگے بڑھیں گے پیچھے نہیں رہیں گے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ صلح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج صیغہ زودنویسی ربوہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ وقفِ عارضی کی جو تحریک جاری کی گئی تھی اُس کی طرف احبابِ جماعت اب اس قدر توجہ نہیں دے رہے جتنی شروع میں دی اور جتنی توجّہ کی ضرورت ہے۔

تحریک وقفِ عارضی یہ ہے کہ احمدی دوست کم از کم پندرہ دن کے لئے (دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک) عارضی طور پر وقف کریں اور اپنے خرچ پر اُس جگہ جائیں جہاں اُن کو بھیجا جائے اور اپنے خرچ پر وہاں یہ ایّام گزاریں۔ اس تحریک کے پیشِ نظر وہاں میں

بہت سے مقاصد

تھے۔ اوّل تو یہ کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں قائم کیا ہے اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ نوعِ انسانی کو محبت کے رشتوں میں باندھ کر اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے۔ اِسی لئے ہمارا جو سب سے بڑا اکٹھ یعنی جلسہ سالانہ ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی اغراض بتاتے ہوئے ایک فائدہ یہ بھی بتایا ہے کہ دوست آپس میں ملیں اور واقفیت پیدا ہو اور جو اخوت کا جذبہ ہے وہ اُبھرے اور وہ لوگ جو ایک دوسرے سے فاصلوں پر رہائش رکھتے ہیں وہ ذہنی اور قلبی طور پر ایک دوسرے کے قریب آ جائیں۔ اُن کا پیار بڑھے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ چنانچہ اس مقصد کے پیشِ نظر وقفِ عارضی کے ماتحت دوست ربوہ سے سیالکوٹ چلے جاتے ہیں۔ سیالکوٹ سے جھنگ آ جاتے ہیں۔ لائلپور سے سرگودھا چلے جاتے ہیں۔ سرگودھا والے دوسرے اضلاع میں مختلف جگہوں پر چلے جاتے ہیں۔ غرض جہاں دفتر اپنی سمجھ کے مطابق ضروری سمجھتا ہے

وقفِ عارضی کے وفود

کو مختلف جگہوں پر بھیج دیتا ہے۔ یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصّہ لیتی ہیں اور اُن کو باہر صرف اسی صورت میں بھجوایا جاتا ہے جب کہ وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں ورنہ اُن سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حُسنِ معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں اس صورت میں ایک حصّہ رہ جاتا ہے لیکن جو دوسرے مقاصد ہیں اُن میں وہ تھوڑا سا شامل ہوتی ہیں اور فائدہ اٹھاتی ہیں۔ لیکن میرے خیال میں تحریک وقفِ عارضی میں سینکڑوں ایسی احمدی بہنیں شامل ہوتی ہیں جو باہر جا سکتی ہیں، اس لئے کہ اُن کے محرم انہیں ایّام میں وقف کرنے والے تھے یعنی اُن کے خاوند یا اُن کے باپ یا اُن کے بھائی یا دوسرے قریبی رشتہ دار جو اسلامی اصطلاح میں محرم تھے۔ پس وقفِ عارضی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ باہمی تعلقات بڑھیں اور وہ عظیم کام جو خدا تعالیٰ اس وقت جماعتِ احمدیہ سے لینا چاہتا ہے یعنی یہ کہ نوعِ انسانی کو ایک خاندان کی طرح بنا دیا جائے، اس میں ہماری کوشش بھی شامل ہو ویسے تو یہ خدا کا آسمانوں پر فیصلہ ہے زمین پر تو وہ جاری ہوگا لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے لئے بہت سی راہیں کھول دی ہیں۔ قرآن کریم میں وحی کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اعلان کروایا گیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے بشر میں کوئی فرق نہیں، وقت آ گیا ہے کہ انسان اس بنیادی حقیقت کو سمجھنے لگے اور وہ معاشرہ ہمارا اس زمین پر قائم ہو جائے جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ بہرحال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی ایک حقیر سی کوشش ہے اپنے رب کے حضور جو پیش کی جاتی ہے اس امید اور یقین پر کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا اور اس کے نیک ثمرات پیدا ہوں گے۔ جانے والے بھی فائدہ اُٹھائیں گے اور جہاں اُن کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ

یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں اُن کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف اُن کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصّہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ بنیں اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ ہمارے وقفِ عارضی کے وفود نے

دعاؤں کی برکات

سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ جب سے یہ تحریک جاری ہوئی ہے سینکڑوں خطوط ہمارے دفتر میں موجود ہوں گے کہ کس طرح دعاؤں کی اُن کو توفیق ملی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ پیار کا سلوک کیا۔ جہاں یہ وفود جاتے ہیں وہاں بھی لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ انکو بھی خوابِ غفلت سے بیدار ہونا پڑتا ہے۔ انہیں بھی اپنے بھائی کے ساتھ مل کر نیکی کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے۔ کئی دوستوں نے تو جا کر تہجد کی نماز بھی پڑھانی شروع کر دی۔ جو احمدی نماز باجماعت میں غفلت برت رہے تھے اُن کو اس طرف توجہ دلائی اور خدا کی مسجدوں کو معمور کر دیا۔ غرض عملی طور پر بہت سے فائدے پہنچے کیونکہ جو شخص وقفِ عارضی پر باہر سے آنے والا ہے وہ سارا دن یا دعا کر رہا ہوگا یا دین کی باتیں کر رہا ہوگا۔ وہ عقائد کے متعلق باتیں کر رہا ہوگا یا خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق باتیں کر رہا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دینی خزائن ہمارے ہاتھ میں رکھے ہیں وہ اُن کے متعلق باتیں کر رہا ہوگا۔ قرآن کریم کی اُس تفسیر اور نہایت ہی حسین تفسیر کے متعلق باتیں کر رہا ہوگا جو مہدی محمدؐ کے طفیل ہمارے ہاتھ میں رکھی گئی ہے یعنی اُس مہدی کی تفسیر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور جنہوں نے جو کچھ بھی پایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں پایا اور وہ سب کچھ پایا جس کی اُس زمانہ میں ضرورت تھی اور اس لئے پایا کہ اس کی بشارتیں خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے سے دی تھیں۔ پس یہ جو آج کی قرآنی تفسیر ہے وہ

بطونِ قرآنی اور روحانی علوم

اور دینی باتیں ہیں جن کا تعلق اس زمانہ سے خاص طور پر ہے۔ بنیادی باتیں تو وہی ہیں کیونکہ تفصیل میں زمانہ بدلتا ہے بنیاد اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے۔ پس جن تفصیلی باتوں کی اور جن چھپے ہوئے بطون کی آج کے زمانہ کو ضرورت تھی مہدی علیہ السلام کو دیئے گئے اِس لئے اب احبابِ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی علوم جدیدہ قرآنی سے واقفیت حاصل کریں اور اپنے ذہن میں ان باتوں کو تازہ رکھیں اور اپنے بھائیوں کو بھی بتاتے رہیں۔ یہ ذکر گھروں میں بھی، مساجد میں بھی اور مجلسوں میں بھی ہوتا رہنا چاہیئے۔ غرض وقفِ عارضی کے وفود ذہنی طور پر تیار ہو کر جاتے ہیں تاکہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں۔

جہاں تک اعتقادی باتوں کا تعلق ہے اُن کا دہرانا بھی ضروری ہے۔ ہماری چودہ سو سالہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اس میں غفلت کے نتیجہ میں کبھی ایک جگہ اور کبھی دوسری جگہ اسلامی عقائد میں بہت سی بدعات شامل ہو گئیں اور پھر وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو کھڑا کیا جن کو ہم مجدّد اور مصلح کہتے ہیں۔ ولی اور مقربینِ خداوند کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے۔ اُن کو کہا گیا کہ بدعات کو دُور کرو اور اسلام کی خالص تعلیم کو پھر قائم کرو۔ جن باتوں کو لوگ بھول گئے ہیں وہ اُن کو یاد کرواؤ اور صحیح، سچّے اور حقیقی اسلام پر مسلمان کہلانے والوں کو قائم کرو۔ اس کی ہزارہا مثالیں ہماری تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔ پس ایک پہلو تو یہ ہے کہ

قرآن کریم کی حفاظتِ معنوی

کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم انتظام کیا ہے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے۔ اور اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر ہوتی ہے کیونکہ آپؐ رسول اور نبی ہیں قیامت تک کے مسائل کو حل کرنے والے اور اس شریعتِ کاملہ کو لانے والے جس سے باہر کسی اور شریعت کی ضرورت نہیں اور جس کے بعد کسی اور قانون کی حاجت نہیں۔ لیکن انسان بھول جاتا ہے۔ وہ روحانی طور پر نیم مُردہ یا مر جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل انسان کو زندہ کرنے کا انتظام کرتا ہے۔ جگہ جگہ اور زمانہ زمانہ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے اور اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہمیں یہ انتظار نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم غفلت کی نیند سو جائیں اور ہمیں کوئی جگانے والا آئے۔ ہم بدعات کا شکار ہو جائیں اور حقیقی اسلام کو پیش کرنے کے لئے کسی کو ہمارے لئے کھڑا کیا جائے بلکہ ہمیں چوکس اور بیدار رہ کر حقیقی اسلام کی جو باتیں ہیں۔ قرآن کریم میں ذاتِ باری اور صفاتِ باری کے متعلق ہمیں جو علم دیا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بلند مرتبہ بتایا گیا ہے۔ قرآن کریم کی جو عظیم شان ہمارے سامنے رکھی گئی ہے اس کو دہراتے رہنا چاہیئے۔

قرآن کریم بڑی ہی عظیم کتاب

ہے ہم اس کے متعلق جتنا سوچتے ہیں اُتنا ہی ہم اس کو بلند سے بلند تر پاتے ہیں اور اس کی خوبیوں کا اور اس کی گہرائی کا اور اس کی رفعت کا اور اس کی وسعت کا انسانی دماغ اندازہ نہیں کر سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ خدا کا کلام ہے اس لئے غیر محدود برکات اور

غیر محدود صفات کا حامل

ہے اور غیر محدود بطون اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔ یہ انسان کا کام نہیں کہ اس کی حد بندی کرے لیکن انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کو مہجور نہ بنائے اور اس کی تعلیم کو نہ بھلائے کیونکہ یہ ایک ایسی بھول ہے جس سے نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور علاقے کے علاقے مُردہ ہو جاتے ہیں۔ تب انہیں از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے اور انہیں از سرِ نو انسانی شرف عطا کرنے کے لئے ایک دوسرا ذیلی نظام حرکت میں آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذمہ جو کام ہے وہ ایک تسلسل کو چاہتا ہے۔ جو مصلح آتے ہیں وہ کلی طور پر تو نہیں لیکن ایک حد تک تسلسل ٹوٹنے کے بعد آتے ہیں۔ ہمارے سپرد جو کام ہے اُسے مسلسل حرکت میں رہنا چاہیئے اور آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہم کسی جگہ کھڑے نہیں ہو سکتے پیچھے ہٹنے کا تو سوال ہی نہیں۔ اسلئے جہاں اَور بہت سے نظام قائم کئے گئے مثلاً تحریک جدید ہے، وقفِ جدید ہے، وہاں وقفِ عارضی بھی ہے۔ اَور ہزار قسم کی کوششیں ہیں جو جماعت کے اندر جاری ہیں تاکہ

جماعت اپنے مقام کو یاد رکھے

اور مقام یہ ہے کہ قرآن کریم کو دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری اُن کے اُوپر عاید ہوتی ہے مگر دوست اس بات کو نہ بھولیں کہ قرآن کریم کو پھیلانے کی جو ذمہ داری ہے وہ تقاضا کرتی ہے کہ قرآن کریم کو پھیلانے سے پہلے ہم خود اُسے جاننے والے ہوں۔ اُس کے علوم سے واقف ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بڑی حسین اور عجیب تعلیم ہے اس پر عمل کرو خود اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ اپنے بُتوں کو توڑو اور جلا دو خود اپنے صحنِ سینہ کو ہر قسم کے بُتوں سے پاک کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر تو کوئی دوسرا آدمی ہماری بات نہیں مانتا۔ اگر ہزار بُت خود ہمارے اندر ہی پل رہے ہوں اور ہمیں خدا سے دُور لے جانے والے ہوں تو ہم توحیدِ خالص کو دنیا میں قائم ہی نہیں کر سکتے۔

پس تحریک وقفِ عارضی دراصل اصلاحِ نفس کے لئے، اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔ بڑا اچھا کام ہوا ہے۔ اب تک ۲۵ ہزار کے قریب وفود جا چکے ہیں اور یہ بڑا اچھا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ جانے والوں کو اور اُن سے فائدہ اُٹھانے والوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے والے تسلسل کو چاہتی ہے۔ اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار احمدی تھا تو ایک ہزار آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اندرونی ذمہ داری ہے۔ اِس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آتے جا رہے ہیں۔ وہ وسعت ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا رہی ہے اور یہ ذمہ داری انسانوں کے کندھوں پر، اُن انسانوں کے کندھوں پر جنہوں نے خود کو مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بشارتیں تھیں کہ اسلام اِس زمانہ میں غالب آئے گا مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں گے اور اللہ کا فضل ہے کہ

جماعت کا ایک بڑا حصہ

ہر لحاظ سے قربانیاں دے رہا ہے۔

جہاں تک وقفِ عارضی کا تعلق ہے اس میں پندرہ دن ایک خاص شکل میں قربانیاں دینے کا سوال ہے (وقفِ عارضی تو ہم نے نام رکھ دیا ہے) جانے والے بھی روحانی اور اخلاقی طور پر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جہاں اُن کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اُن کی طرف سے بھی مجھے غالباً ہزاروں خطوط موصول ہو چکے ہیں کہ انہیں وقفِ عارضی کے وفود کے آنے سے اور اُن کے ساتھ ملاپ کرنے سے اور اُن سے باتیں کرنے سے اور اُن کا نمونہ دیکھ کر بہت فائدہ پہنچا ہے۔ پس اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اب بھی بہت سے دوستوں کی طرف سے

وقفِ عارضی کے وعدے

آرہے ہیں لیکن اُس تعداد میں نہیں آرہے جس تعداد میں آنے چاہئیں۔ دوست اِس طرف توجہ دیں۔

مَیں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقفِ عارضی پر جائیں اُن کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان اُن کے لئے نمونہ بنیں گے تو اُن پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اِس قسم کا کام کر رہے ہیں۔ ویسے ہم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں انہوں نے تو اپنی عمر کی طرف کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کی طرف دیکھا تھا اور اتنے شاندار کام کئے اور اتنا اچھا نمونہ بنے ہمارے لئے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ وہ بھی تو آخر نوجوان ہی تھا جس نے سندھ سے اسلام پر حملہ آوروں کو شکست دی۔ اور وہ بھی تو نوجوان ہی تھا جس نے سپین میں عیسائیوں کے اسلام کو کمزور کرنے کے منصوبوں کو ناکام کر کے اسلام کی رحمتوں کو اُن علاقوں میں پہنچایا۔ وہ کوئی بڑے بزرگ اور عمر رسیدہ لوگ تو نہیں تھے۔ اِس قسم کی باتیں اُن کے مُنہ سے نکلتی تھیں اور اپنے رب پر اِس قسم کا توکّل اُن سے ظاہر ہوتا تھا کہ آدمی دنگ رہ جاتا ہے۔ ہم تو اب سُنتے بھی ہیں تو اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے مگر یہ امرِ واقعہ ہے کہ کم و بیش بارہ ہزار کی قیادت کرنے والے نوجوان نے اپنی کشتیوں کو سپین کے ساحل پر جلا دیا کہ ہم نے اب واپس جا کر کیا کرنا ہے۔ ہم آگے جائیں گے۔

ہمارا خدا پر توکّل ہے

حالانکہ لاکھوں کی تعداد میں فوج مقابلہ پر تھی بلکہ سارا یورپ مقابلہ پر تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے سے بدی کے معاملات میں تعاون کرتے تھے لیکن مسلمانوں کی مُٹھی بھر فوج نے اُن کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ سپین کی تاریخ میں پھر آگے جا کر اسی قسم کے اَور کئی نظارے ہمیں نظر آتے ہیں۔ تاہم دوستوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم تاریخ کی چھان بین کرتے ہیں تو ہمیشہ اسلام کا دشمن اور مخالف ہی پہل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ مسلمان نے کبھی پہل نہیں کی۔ پہل شروع میں کسریٰ کی زبردست طاقت نے کی، قیصر کی زبردست طاقت نے کی،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اُن کا جو حشر ہوا وہ دُنیا جانتی ہے۔ تاریخ انسانی اُسے جانتی ہے
پس میں اپنے طالب علموں کو بتا رہا ہوں کہ وہ لوگ چھوٹی چھوٹی عمر کے تھے لیکن انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں دیں۔ اُس وقت جس قربانی کا مطالبہ تھا اب وہ مطالبہ نہیں ہے۔ اب مطالبہ کی شکل بدل گئی ہے لیکن قربانی کا مطلب اور اس کی اصل اور حقیقت اپنی جگہ پر قائم ہے اس وقت کی دُنیا مذہبی مخالفت میں تلوار نہیں اٹھاتی اِلّا ماشاء اللہ کہیں سرپھرے نظر آجاتے ہیں۔ یہ زمین بہت وسیع اور پھیلی ہوئی ہے اس میں خالی خالی کوئی نظر آجائے تو آجائے ورنہ عیسائی بھی اور دوسرے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کے نام پر قتل کرنا درست نہیں ہے کیونکہ بحیثیت انسان، انسان نے یہ سبق سیکھ لیا ہے کہ مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔ تاہم کہیں کوئی سرپھرا اور جاہل انسان اس کے خلاف بھی نظر آجاتا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کہ ہم اس کی طرف توجہ دیں۔ اس لئے آج کا مطالبہ تلوار کے مقابلے میں آنے کا نہیں

آج کی قربانی اور مطالبہ

یہ ہے کہ دوست اپنے علم میں جلا پیدا کریں اور اپنے عمل میں حُسن پیدا کریں اور اپنے دِل میں خدا کے لئے محبت ذاتی پیدا کریں۔ اور خدا کی محبت ذاتی میں فنا ہو کر دنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں۔ پہلوں نے خدا تعالیٰ پر جو توکل کیا تھا اس کی شکل اور تھی اب ایک دوسری شکل میں احمدی اپنے اندر توکل پیدا کریں۔ آخر گنتی کے چند آدمی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ پر ان لوگوں کو کتنا توکل تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو جو بشارتیں دی ہیں وہ واقعی ہی خدا تعالیٰ کی بشارتیں ہیں اور اسے اسلام کو غالب کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ پھر اُن کو یہ یقین بھی تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ اب آج کا جو نوجوان
اس وقت میرے سامنے بیٹھا ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس وقت کے حالات کیا تھے۔ ساری دنیا ایک طرف تھی اور وہ چند آدمی ایک طرف۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک وقت میں دہلی تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی تھے اور اب میرے جیسا عاجز انسان اور امریکہ کی کنونشن میں ایک ہزار آدمی۔ چند دنوں کے بعد

گوٹن برگ کی مسجد کا افتتاح

کیا تو وہاں بھی ہزار سے اُوپر۔ پس وہ جو اکیلا تھا۔ ملک ملک میں ہزاروں بن گیا بعض جگہ لاکھوں بن گیا۔ غانا میں سنہ ۶۲ء میں اُن کی حکومت کی جو مردم شماری کی رپورٹ تھی اس میں انہوں نے بالغ احمدی ——— ایک لاکھ تہتر ہزار کے قریب بتائے تھے۔ بچے وغیرہ ملا کر آپ خود اندازہ لگا لیں کتنے ہوں گے۔ یہ ۱۹۶۲ء کی بات ہے۔ [illegible]ء میں جب میں وہاں گیا تو اُن کا خیال تھا بالغ احمدی تین لاکھ ہو گئے ہیں۔ بہر حال اب تک اس سے کہیں زیادہ ہو گئے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ جہاں ان میں بڑے مخلص دعاگو اور سچی خوابیں دیکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے مشاہدہ کرنے والے بھی ہیں اور ان میں وہ بھی ہیں جو زیر تربیت ہیں۔ ایک شخص جو

باہر سے آتا ہے احمدی ہوتا ہے اور احمدیت کو قبول کرتا ہے وہ تو صرف تربیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھا کرتے ہیں کہ احمدیت میں آنے سے پہلے ہی اُسے ولی اللہ بن جانا چاہیئے تب اس کی بیعت کروانی چاہیئے۔ اگر وہ احمدیت سے باہر ولی اللہ بن سکتا ہے تو پھر اُسے احمدی ہونے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ بیعت تو صرف اس بات کا اعلان ہے کہ وہ آج احمدیت کی تربیت قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ گویا اس کا پہلا قدم ہوتا ہے پھر کوئی تو ہفتوں میں اور کوئی مہینوں میں اور کوئی سالوں میں اور کوئی اس سے بھی لمبا عرصہ لے کر آہستہ آہستہ تربیت حاصل کرتا ہے اور

ایک انقلاب عظیم

اس کی زندگی میں بپا ہو جاتا ہے بعض ٹوٹ بھی جاتے ہیں اور یہ استثناء تو شروع سے ساتھ لگا ہوا ہے۔ لیکن میں بتا یہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں اور آپ پر کثرت سے درود بھیجنے کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہونے کی توفیق پا کر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اپنے ہزاروں بندوں میں سے مجھے اس کام کے لئے منتخب کیا ہے جب کہ میری حالت یہ تھی کہ میں تو اس بات کو پسند کرتا تھا کہ گوشۂ تنہائی میں رہوں اور گمنامی کی حالت میں زندگی کے دن گزاروں۔ لیکن مجھے خدا تعالیٰ نے کہا۔ اُٹھ اور کھڑا ہو جا۔ میں تجھ سے اشاعت اسلام کا کام لینا چاہتا ہوں۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے کے متعلق جو بشارتیں دی تھیں وہ تیرے ذریعہ اور تیری جماعت کے ذریعہ پوری ہوں گی۔ آپ کے اس دعوے پر چند آدمی آپ کے ساتھ ہو گئے حُقّہ پانی ان کا بھی بند کیا گیا تھا۔ لیکن اُن کی بھی کیا شان تھی۔
میں سمجھتا ہوں ہر احمدی کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہونی چاہیئے کہ جس مقام پر ہمارے بزرگ بدر پہنچے تھے ہم اس مقام سے نیچے نہیں رہیں گے باقی جتنی کوئی قربانی دے گا۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں جتنا کوئی فنا ہو جائے گا اور جتنی کسی میں طاقت اور استعداد ہوگی اسکے مطابق خدا تعالیٰ اسکو روحانی انعام دیتا چلا جائے گا۔ جھولیاں بھر جائیں گی اور جگہ نہیں رہے گی۔ دینے والا کہے گا اور لو لینے والے کہیں گے لیں تو رکھیں کہاں۔ آخر یہ جو کہا گیا تھا کہ مہدی اتنی دولت تقسیم کرے گا کہ لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ اس کا یہی مطلب تھا کہ

روحانی خزائن تقسیم کئے جائیں گے

وہ تو مہدی علیہ السلام تقسیم کر گئے خدا تعالیٰ کا جو وعدہ اور بشارت تھی وہ تو پوری ہو گئی لیکن بڑا ہی ناسمجھ ہے وہ احمدی جو اپنی جھولی اُٹھا کر اپنے رب سے نہیں بھرواتا جتنی اس کی طاقت اور استعداد ہے اور جس کے مطابق وہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو سمیٹ سکتا ہے۔ پس میں جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ تم اُٹھو اور خدا کی رحمتوں کو سمیٹو اور ہر راہ سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ہمارے بزرگوں نے خدا تعالیٰ پر جو توکل کیا تھا اور اکیلی آواز کے گرد چند آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکٹھے ہو گئے تھے اس سے کم توکّل ہمیں نہیں کرنا چاہیئے اور اگر ہم اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہ کچھ خدا کی راہ میں پیش کر دیں جو ہمارے بزرگوں نے پیش کیا تھا تو خدا تعالیٰ ہمیں بھی وہی کچھ دیدیگا جو انہیں عطا کیا گیا تھا۔ اب تو زمانہ بدل گیا۔ اب تو سمجھنا آسان ہو گیا۔ اب تو توکّل کرنے کے لئے ہمارے اندر جرأت پیدا ہو گئی۔ حتّٰی کہ ہمارے کمزور آدمی کے اندر بھی جرأت پیدا ہو گئی۔ ان کے اندر تو کوئی مثال موجود نہیں تھی ہمارے پاس تو

ہزاروں مثالیں موجود ہیں

اُن کے سامنے تو اپنے ملک کی مثال بھی نہیں تھی۔ ہمارے سامنے تو ملک ملک کی مثال ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کو پھیلا رہا ہے میرے پاس باہر سے خطوط اور تصویریں بھی آتی رہتی ہیں کہ جو مشرک تھے بتوں کو جلا رہے ہیں۔ افریقہ میں لوگ جن پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے اب آگ جلا کر اُن کو اس میں پھینک رہے ہیں۔ وہ لوگ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بُغض رکھتے تھے یعنی غیر مسلم اور اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا اب وہی لوگ گلیوں میں بلند آواز سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں۔ گویا ایک انقلاب بپا ہو رہا ہے۔ لیکن یہ ابھی اپنی انتہا کو نہیں پہنچا اور جب تک یہ انقلاب اپنی انتہا کو نہ پہنچ جائے یعنی اسلام دنیا میں غالب نہ آجائے اور دنیا کا ہر دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت نہ لیا جائے اُس وقت تک ہر میدان میں جس قسم کی قربانی کا ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے اس پر لبیک کہنا ہمارے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور عقل عطا کرے اور وہ ہمیں توفیق دے ایسے اعمال کی جن سے وہ راضی ہو جائے اور ہم اس کی رحمتوں کے وارث ٹھہریں۔

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

ضلع جھنگ کے معاونین خصوصی جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ قبل ازیں اس ضلع کی دو اقساط ہدیہ قارئین کی جا چکی ہیں سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱- الحاج میاں محمد بشیر احمد علی امیر جماعت احمدیہ معہ لواحقین جھنگ صدر -/۱۰۰۰
۲- الحاج چوہدری محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ آفیسر معہ لواحقین جھنگ صدر
چوہدری عبدالحمید صاحب انجینئر -/۱۰۰۰
۳- چوہدری محمد یوسف۔ محمد حسین۔ محمد شفیع صاحب " -/۱۰۰۰
۴- چوہدری نثار احمد صاحب پیٹرول ڈیلر " -/۱۰۰۰
۵- میاں محمد نواز صاحب معہ لواحقین " -/۱۰۰۰
۶- میاں شریف احمد صاحب پاور لومز " -/۱۰۰۰
۷- مہر نور اکبر خان صاحب سیال معہ لواحقین " -/۱۰۰۰
۸- مہر شیر محمد صاحب سیال ایڈووکیٹ و مہر محمد شفیع صاحب کلاتھ ڈیلر " -/۱۰۰۰
۹- چوہدری محمد ابراہیم صاحب پیلووال سیداں -/۱۱۰۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

۳۰ جنوری ۱۹۷۷ء مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں محترمہ نصرت راشدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی وفات حسرت آیات پر دلی تعزیت ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا گیا

مرحومہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء کو ۵۴ سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم کی بہو اور عبدالمنان صاحب راشدی کمرشل آفیسر کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز لائلپور کی اہلیہ تھیں۔ مرحومہ کی والدہ زبیدہ خاتون صاحبہ مرحومہ کو ۱۹۲۲ء میں لجنہ اماء اللہ کی تحریک کے معاً بعد متعدد مقامات پر لجنہ کے قیام کی خدمت کی توفیق ملی۔ محترمہ نصرت راشدی صاحبہ نے خدمت کا جذبہ اپنی والدہ مرحومہ سے پایا۔ آپ اسلام اور احمدیت کی شیدائی اور بے لوث خدمت کرنے والی تھیں۔ دین کی خدمت کا گہرا جذبہ رکھتی تھیں۔ گھریلو ذمہ داریوں پر ہمیشہ قومی ذمہ داریوں کو ترجیح دیا کرتی تھیں ـــــ ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ پر باوجود کمزوری صحت کے جلسہ گاہ میں بڑی ذمہ داری سے ڈیوٹی دی۔

مرحومہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۴ء تک لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی صدر رہیں آپ نے احمدیہ گرلز ہائی سکول کو ہمیشہ بہتر رنگ میں چلانے کی کوشش کی۔ اپنے فنڈ کو بیدار رکھنے کے لئے دورے کرتی رہیں۔ گھٹیالیاں تعلیم الاسلام کالج اور مریم صدیقہ گرلز سکول گھٹیالیاں کے لئے چندہ جمع کیا اور حضرت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مریم صدیقہ صاحبہ کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں جلسہ کر کے مدعو کیا۔ جس میں پچیس گاؤں کی تین ہزار عورتیں شامل ہوئیں۔ اسی طرح ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۴ء میں سیالکوٹ میں بڑے جلسے منعقد کئے۔

۱۹۷۴ء میں لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کے قیام پر پچاس سال ہو گئے۔ مرحومہ نے جشن کا انتظام کیا۔ جس میں حضرت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے علاوہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ۔ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ اور مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی ممبرات بھی شامل ہوئیں۔

ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ ان کے شوہر اور دونوں بیٹوں۔ بھائی اور بہنوں کو صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی سال ۱۹۷۵ء بعنوان "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اسلام" کا نتیجہ حسب ذیل ہے:-

اول - مکرم حنیف احمد صاحب محمود متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
دوم - مکرم محمود مجیب صاحب بھیرووی میرپور (آزاد کشمیر)
سوم - مکرم سعید احمد صاحب رشید جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ ان کو یہ کامیابی مبارک فرمائے اور اس سے بھی زیادہ علمی و تحقیقی صلاحیت عطا فرمائے امسال مقابلہ کے لئے "سوانح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (شعب ابی طالب)" عنوان تجویز کیا گیا ہے خدام کی خدمت میں التماس ہے کہ اس علمی مقابلہ میں ضرور شامل ہوں۔ کیونکہ جہاں ان کی علمی استعدادوں کو جلا ملتی ہے وہاں اس عظیم الشان ہستی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ جو برکات وابستہ ہیں ان کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ امسال زیادہ سے زیادہ خدام اس موضوع پر طبع آزمائی فرمائیں گے۔ واللہ الموفق۔

مہتمم تعلیم
(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان سفارش اور ماہنامہ الفرقان

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ماہنامہ الفرقان کے متعلق تحریر فرمایا کہ:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ..... مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" (الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۵۹ء)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ماہنامہ مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن - دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز ..... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھایئے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے ..... بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار رہے۔

(مدیرہ)

الفضل آپ کا واحد جماعتی آرگن ہے۔ اس کی خریداری بڑھانا اور اس کو مالی لحاظ سے مستحکم بنانا آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر الفضل)

مفت

جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کا خزینہ خط لکھ کر طلب کریں۔

مینیجر ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

کپڑے کی مشہور دوکان

الفردوس

۸۵ - بی انارکلی - لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مردانہ بھوک و پٹیوں داجی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵ - انارکلی - لاہور

شرح چندہ روزنامہ الفضل

سالانہ چندہ:-	۶۰-۰۰
ششماہی:-	۳۱-۰۰
سہ ماہی:-	۱۶-۵۰
خطبہ نمبر سالانہ:-	۱۰-۰۰

(مینیجر الفضل)

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول

المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے حیوانوں کی انجیکشن اکسیروں کا رسالہ مبلغ ۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر ایم ایچ)

گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی ارزاں نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

فون ۶۲۵

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید فیشن کے مطابق سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

فون نمبر:- ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹرول نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھایئے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱- منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی۔ لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۲۶۳

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ لاہور پر

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۲۴۴۲ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور صحیح مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک۔ بیرونی احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم غلام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد امین خان حال آسٹریلیا کا نکاح عزیزہ مقصودہ بانو بنت رانا بشیر احمد خان صاحب ساکن قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر بمورخہ ۲۱ بروز جمعہ مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ میں قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت شہر سیالکوٹ نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رانا غلام محمد خان ساکن وسن کے ٹوگنانہ جاگے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ عفت سلطانہ محمود ٹانگوں کی STIFFNESS کی وجہ سے بیمار ہے چند دنوں تک نیویارک میں اسکا اپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(ابوالبرکات محمود (ابن ابوالفضل محمود صاحب مرحوم) WEST ST. 181 ۔۶۰ نیویارک ۱۰ امریکہ)

خالص

سونے چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے

اور

خرید و فروخت کیلئے

نیز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبید السلام عبد المنان ناصر
عقب جمال بکری گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۵

دو حکیموں کا مطب

مستورات اور بچوں کے ماہر معالج

حکیم نذیر احمد — رجسٹرڈ یونانی طبیب
حکیم عبدالرحیم میر — ۴۰ سالہ پرانا تجربہ

نصرت دواخانہ ربوہ

احمدی بھائیوں کی اپنی ایرکنڈیشن دوکان

نیو پاک جیولرز

۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون :- ۴۱۰۹۷۴

احمدی بھائیو! اپنی بہو بیٹیوں کیلئے بہترین جڑاؤ و سادے زیورات خریدیں!

زیور کا زیور چیک کا چیک

کیونکہ

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر بحساب ایک آنہ فی روپیہ کاٹ کاٹ کر بازار کے بھاؤ کے مطابق قیمت واپس کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی کاٹ نہیں لیتے۔

نیز

سونے چاندی کی بہترین الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں، سندھی و فینسی کو کے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر:
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اے۔ چوہدری اینڈ کمپنی

امپورٹر اینڈ ایکسپورٹر

۲۵۔ برانڈرتھ روڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۷۹۵ لاہور

فون ۵۰۲۴۲

برانچ آفس :- ۳۔ عنایت بلڈنگ ریلوے روڈ لائل پور

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیش نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔

ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات

اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ۔ انس مارکیٹ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ بڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر:- ۴۱۰۶۱۷

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

ہیں ہماری اجتماعی زندگی کی کچھ سرحدیں اندرونی ہیں اور کچھ بیرونی ہیں یعنی اپنی آئندہ نسلوں کی بھی اور جو لوگ باہر سے ہم میں شامل ہوتے ہیں ہم نے ان سب کی تربیت کرنی ہے اور پھر دنیا کی بھی اصلاح کرنی ہے ہمیں اپنی ان اہم ذمہ داریوں کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے ہماری کوشش اور ہماری دعا ہمیشہ یہ ہونی چاہیے کہ ہم نسلاً بعد نسلٍ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے اہل و عیال کی اور پھر دیگر تمام افراد کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ روحانی طاقت کے لحاظ سے آسمان کی رفعتوں تک پہنچ جائیں۔

خورشید یونانی دواخانہ

اور

حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

خالص شہد — تازہ عرق

اور

عمدہ مربّہ جات

نیز

اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

کو یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴